السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہاتھ چھاتی پر باندھنے کی دلیل قوی ہے یاناف تلے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں ہاتھ زیرناف باندھنے کی حدیثیں امام احمد اورابو داؤد نے بیان کی ہیں لیکن اس کے ساتھ دونوں حضرات نے ان کو ضعیف بھی بتلایا ہے اس بارے میں کوئی ایک حدیث مرفوع اور صحی ثابت نہیں لیکن سینہ پرہاتھ باندھنے کی حدیث کوابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اوراس کو صحیح بھی بتلایا ہے اورامام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے قبیصہ بن ہلب سے اس نےاپنے باپ سے روایت کی ہے ۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سینہ پرہاتھ باندھا کرتے تھے یہ حدیث حسن ہے صحیح بخاری میں بھی ایک ایسی حدیث آئی ہے ۔ اللہ اعلم

نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کی مزید تحقیق

(ا) عن قبیصة بن ھلب عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینصرف عن یمینہ وعن یسارہ رأیتہ یضع یدہ علی صدرہ الخ قبیصہ بن ہلب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دائیں بائیں طرف پھرتے اور (نماز میں) سینہ پرہاتھ رکھے ہوئے دیکھا (مسند احمد بن حنبل) نمبر ۲ عن وائل بن حجر قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی علی الیسریٰ علی صدرہ یعنی وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے بائیں ہاتھ پر سیدھا ہاتھ سینہ پر رکھا (صحیح ابن خزیمہ)

ف :

یہ حدیث بمقابل حدیث زیرناف زیادہ صحیح اور موثق ہے چنانچہ علامہ عینی حنفی جواپنے مذہب کی تائید میں بڑے مستعد ہیں اپنی شرح بخاری عمدۃ القاری میں اعتراف فرماتے ہیں : احتج الشافعی بحدیث وائل بن حجر اخرجہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی علیٰ یدہ الیسریٰ علیٰ صدرہ ویستدل لعلمائنا الحنفیۃ بدلائل غیر وثیقۃ۔ یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے وائل والی حدیث سے حجت پکڑی ہے جس کو ابن خزیمہ نے صحیح میں روایت کیا ہے (اوروہ روایت یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آ نے اپنا سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور سینہ پر باندھا اور ہمارے علماء حنفیہ ایسے دلائل سے حجت پکڑتے ہیں جو موثق نہیں ہیں۔ (عمدۃ القاری) اورابن امیر الحاج حنفی شرح منیہ میں بایں الفاظ معترف ہیں ان الثابت من السنۃ وضع الیمین علی الشمال ولم یثبت حدیث تعین المحل الذی یکون فیہ الوضع من البدن الاحدیث وائل ملخصاً۔ یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا سنت ہے مگر ایسی کوئی حدیث پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی جس کی رو سے بدن کے کسی خاص مقام پر ہاتھوں کا رکھنا واجب ہو سوائے وائل کی حدیث کے ۔ (وضع الایدی علی الصدر)

علاوہ ازیں وائل ابن حجرؓ کی حدیث ابن خزیمہ کی ہے اورابن خزیمہ کو احادیث میں جو وقعت اور جو درجہ حاصل ہے ۔ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ جلال الدین سیوطیؒ کے بیان سے ظاہر ہے چنانچہ مولانا موصوف رسالہ ''فیمایجب للناظر'' میں اور علامہ جلال الدین سیوطیؒ ''جمع الجوامع'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جو کتابیں تصنیف ہوئی ہیں ان کے پانچ مراتب ہیں ۔ ایک تو اس مرتبہ کی ہیں جن میں فقط صحیح صحیح حدیثیں ہیں ان میں ایسی حدیثیں نہیں ہیں جن کو ضعیف کہہ سکیں ۔ موضوع کا تو کیا ذکر ہے ۔ مثلاً موطا صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح حاکم، مختار ضیا مقدسی صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن عوانہ، صحیح ابن سکن، منتقی ابن جارود کی۔

لہذا اس حیثیت سے بھی ہماری پش کردہ حدیث صحیح ابن خزیمہ لائق استدلال اور قابل عمل ہے ۔ پس از روئے دلائل ساطعہ وبراہین قاطعہ یہ بات مسلم ہوچکی ہے سینہ پر ہاتھ باندھنا موثق اور صحیح ہے ۔ اور بمقابل اس کے حدیث زیرناف موثق نہیں ہے تو حضرات اہل سنت والجماعت کو چاہیے کہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنی طبیعت کو منعطف کریں ۔ کیوں کہ حق کے واضح ہوجانے کے بعد ضد اور تعصب کی وجہ سے اپنی خواہش کی پیروی کرنا ایمان کے منافی ہے ۔ کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایومن احدکم حتیٰ یکون ھواہ تبعاً لما جئت بہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایمان دار نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنی خواہشات کو میری شریعت کا تابع نہ کردے ۔ (شرح السنۃ) اللھم اھدنا لما اختلف فیہ من الحق فانک تھدی من تشاء الیٰ صراط مستقیم ۔

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 3 ص 93-95